# انتظامات جلسہ سالانہ کے لئے ہدایات

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ رنومبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور اس سے پہلے کی دو مصروفیات جو اپنی طرف توجہ مرکوز رکھتی ہیں یعنی اجتماع خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ اور اجتماع انصار اللہ، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی گزر چکی ہیں۔ اب ہمیں تمام تر توجہ جلسہ سالانہ کی طرف مبذول کرنی چاہئے اور اس کی تیاری کے وہ حصے جو کچھ وقت چاہتے ہیں اب ان کی طرف خصوصی توجہ دینے کا وقت آ گیا ہے۔

مہمان نوازی کی تیاری کے سلسلہ میں سب سے اہم چیز جو انتظامیہ کے لئے پریشانی کا موجب بنتی ہے وہ مکانات کا حصول ہے۔ جب تک انہیں وقت پر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کتنے دوست اپنے اپنے مکانات یا ان کا کچھ حصہ پیش کریں گے وہ صحیح طور پر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہمیں زائد ضرورت کے لئے کس قدر عارضی انتظام کرنے ہیں اور وہ عارضی انتظامات بھی وقت چاہتے ہیں۔ مثلاً کیمپنگ گراؤنڈز بنانا اور ٹینٹوں کا انتظام کرنا اور اس کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنا یہ ساری چیزیں صحیح تخمینہ کا تقاضا کرتی ہیں اس لئے وہ دوست جنہوں نے اپنے دلوں میں پہلے سے ہی فیصلہ کر لیا ہوگا کہ ہم اپنے مکان کا فلاں حصہ سلسلہ کے انتظام کے تحت مہمانوں کو دیں گے انہیں چاہئے کہ وہ اس کی اطلاع دینے میں دیر نہ کریں اور جلد از جلد کوشش کریں کہ یہ اطلاع افسر جلسہ کو پہنچ جائے اور اس کے علاوہ جو نئے مکان بن رہے ہیں انہیں بھی اس سے اچھا کوئی موقعہ میسر نہیں آ سکتا کہ

مکان کا افتتاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان کریں ۔ یہ بہت ہی بابرکت افتتاح ہوگا تو اس لئے انہیں بھی چاہئے کہ اگر وہ نامکمل حالت میں بھی ہیں یا اندازہ لگا کر اگر وہ سمجھیں کہ پندرہ یا بیس دسمبر تک وہ جلسہ کے انتظام کے سپرد کر سکیں گے تو اس وقت کی کیفیت ان کے اندازے کے مطابق کہ دروازے ہوں گے یا نہیں، کھڑکیاں ہوں گی یا نہیں، کتنے کمرے ہیں غسل خانوں کے انتظام کی کیا کیفیت ہے، لیٹرینز موجود ہیں یا نہیں، ان سے متعلق جملہ معلومات افسر جلسہ کو مہیا کر دیں تا کہ وہ انہیں بھی اپنے تخمینوں میں شامل کر لیں۔

مکانات کے علاوہ دوسری بہت اہم ضرورت خدمات کی پیشکش ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل ربوہ ہمیشہ ہی بہت اعلیٰ نمونہ خدمات پیش کرنے میں دکھاتے ہیں ۔ ایسے ایسے گھر بھی ہیں جن میں کام کرنے والا ایک ہی بچہ ہوتا ہے اور وہ اسے ہی پیش کر دیتے ہیں ۔ پھر وہ کام کس طرح چلاتے ہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر حال ربوہ کے کارکنوں کی طرف سے بہت ہی اعلیٰ روح دکھائی جاتی ہے خصوصاً چھوٹے بچے تو اس محبت اور اخلاص کے ساتھ سردی میں کام کرتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر روح وجد کرتی ہے۔ دنیا کی کسی قوم میں ایسے بچوں کا نمونہ نہیں ملے گا نہ امیر قوموں میں نہ غریب قوموں میں نہ مغربی میں نہ مشرقی میں کہ ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر اور وہ مقصد بھی ایسا اعلیٰ کہ رب عظیم سے تعلق رکھنے والا مقصد ہو اسے حاصل کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے نہایت ہی غریبانہ حالت میں جنہیں تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے بھی میسر نہ آ رہے ہوں وہ والہانہ جذبہ کے ساتھ خدمت کریں اور ایسی خدمت کریں کہ جو مزدوروں کی مزدوریوں سے بڑھ جائے۔ میں نے بچوں کو ایسے مشقت کے کام بھی کرتے دیکھا ہے کہ روٹیوں کی ٹوکریاں بھر بھر کے لے جانا اور پھر ساری رات تھوڑا سا وقفہ ملتا ہے پھر وہ سارا دن وہی کام کرتے ہیں کہ جو عام طور پر مزدور بھی اس قدر محنت سے نہیں کر سکتے۔

پس اہل ربوہ کو یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ آپ خدمت کا جذبہ پیدا کریں وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے موجود ہے، صرف یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اب اس خدمت کو پیش کرنے میں دیر نہ کریں اور جو بھی بچہ یا جوان پیش ہوا سے پہلے سے ہی ان کی ذمہ داریوں سے مطلع کر دینا چاہئے۔ اتنے بڑے انتظامات میں بعض اوقات کمزور بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے بری

عادتیں لے کر بھی آتے ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے کہ ایک سوسائٹی کلیتہً پاکیزگی کے بہترین معیار تک پہنچ جائے اس لئے ہمیں علم ہے کہ یہ واقعات ہوتے ہیں یعنی نہایت ہی اعلیٰ مخلص بچے بھی ملتے ہیں، ان میں سے بعض کمزور بھی ہوتے ہیں، بعض کو گالی دینے کی عادت ہوتی ہے، بعض دفعہ ایسے بھی واقعات ہوئے کہ ایک بچے نے دوسرے بچوں کی کوئی چیز چوری کر لی۔ تو یہ ایسے واقعات نہیں ہیں کہ جنہیں ہم دنیا سے چھپائیں، یہ حقائق ہیں اور ہمیں قرآنی تعلیم کے مطابق حقائق کے ساتھ جڑ کر رہنا ہے، اسی میں ہماری زندگی ہے۔ قرآن کریم کی عظمت اور حوصلہ دیکھیں، ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جب کہ انسانیت اپنے معراج کو پہنچی ہے اور مکارم الاخلاق پر فائز انسان جو انسان کامل تھا اس نے تربیت کی ہے تو اس وقت کے مدینہ کی کمزوریوں کے حالات بھی ہمارے لئے ریکارڈ کر دیئے اور بتایا کہ منافقین کیا کر رہے ہیں، کہاں گندگی ہو رہی ہے اور کیا کیا غلاظتیں ہو رہی ہیں اور جو لوگ سورج کی روشنی سے محروم رہے تھے ان سے متعلق قرآن کریم نے یہ بتانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی کہ انہوں نے اپنے لئے اندھیرا اختیار کیا۔ پس سورج کی روشنی کی موجودگی میں بھی ان لوگوں کے لئے اندھیرے قائم رہے جنہوں نے خطرات اور بند کمروں میں روشنی کو اپنے لئے پسند نہیں کیا۔

پس ربوہ کی سوسائٹی تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ سوسائٹی ہے اس لئے آقا سے بڑھ کر روحانی انقلاب کا دعویٰ تو کیا ہی نہیں جا سکتا یہ ناممکن ہے اس لئے وہ حقائق جو قرآن نے نہیں چھپائے ان پر پردہ ڈالنے کا کوئی موقعہ نہیں یہ تو بے مقصد اور لغو بات ہوگی۔ پس ہم محض اچھے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے بلکہ جو کمزور ہیں انہیں بھی نمایاں کریں گے اور متنبہ کریں گے اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں گے کیونکہ قول سدید کے بغیر اصلاح ناممکن ہے۔

میں نے جو کمزوریاں اپنے انتظامات کے دوران جو مختلف موقعوں پر مختلف رہے ہیں، دیکھیں ان میں سے بعض باتیں میں کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سے نوجوانوں کی تربیت شروع کر دی جائے۔ گھروں میں بار بار یہ باتیں ہوں کہ اس جلسہ پر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں دوہرانی چاہئے۔ مثلاً بعض بچے نماز میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ ہماری زندگی کا تو مقصد ہی عبادت کا

قیام ہے اور اگر اس میں ہم کمزوریاں دکھانے لگیں گے تو اس جلسہ کا کیا فائدہ اور پھر باہر سے آنے والے آپ سے سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ انتظامات میں مشغول بچوں کو نماز کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے بلکہ سارے اہل ربوہ کو بہترین معیار دکھانا چاہئے اور پھر اس پر قائم رہنا چاہئے۔ عبادت تو کوئی دکھاوے کی چیز نہیں ہے، مراد صرف اتنی ہے کہ آنے والے نیک نمونہ پکڑیں اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے وہ پاک اور نیک نمونہ آپ کی زندگی کا جزو بنا رہے۔ پس عبادت پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے کہ کم سے کم ہمارے کارکنوں کا معیار نہایت اعلیٰ ہو۔

دوسرا حصہ ہے زبان کی صفائی اس میں گالی، سخت کلامی، غصہ میں آکر اپنے جذبات کو کنٹرول نہ کرسکنا، یہ ساری چیزیں مہمان نوازی کے تقاضوں کے بھی خلاف ہیں اور عام اخلاقی تقاضوں کے بھی اس لئے کارکنوں کو ابھی سے اپنے ذہن میں یہ جگالی کرتے رہنا چاہئے کہ ہم میں کون کون سی کمزوری ہے جو میزبان کی شان کے خلاف ہے اور جو عام حالات میں انسان کی شان کے بھی خلاف ہے۔ تو ان کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے۔

تیسری چیز دل کی صفائی ہے۔ جب تک دل میں مہمان نوازی نہ ہو، جب تک دل مہمان کی محبت سے از خود نہ بھرے میزبانی کے اسلوب اور سلیقے نہیں آسکتے۔ آپ کسی کو جتنا چاہیں سکھائیں اگر اس کے دل میں مہمان نوازی نہیں ہے، محبت کا جذبہ نہیں ہے تو سیکھے ہوئے کی ادائیں اور ہوں گی اور جو دل سے پھوٹتی ہیں وہ ادائیں بالکل اور ہوتی ہیں، ان میں ایک عجیب بے اختیاری پائی جاتی ہے۔ اگر آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے واقعات پڑھیں تو ہر واقعہ اور ہر لفظ پر دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دل سے پھوٹی ہوئی مہمان نوازی ہے۔ اس میں تصنع یا کسی قسم کی بناوٹ کا دخل نہیں۔ پس ہمیں یہی نمونہ اپنانا چاہئے اور بچوں، بڑوں، عورتوں، مردوں سب کو سمجھانا چاہئے کہ مہمان نوازی کیا ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں میں نے یہ سوچا ہے کہ مختلف تنظیموں کی طرف سے مہمان نوازی سے متعلق ایسے واقعات جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں یا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم نے ان کو دوبارہ اجاگر ہوتے دیکھا ہو ان پر مشتمل مضامین کثرت سے پھیلائے جائیں۔ مساجد میں پڑھے جائیں، بچوں کو سنائے جائیں، چھوٹے چھوٹے مضامین گھروں میں تقسیم

کئے جائیں اور یہ ایک سلسلہ چل پڑے کہ مہمان نوازی کیا ہوتی ہے اس میں ہمارے اعلیٰ مقاصد کیا ہیں؟ جب تک ہم انہیں حاصل نہیں کریں گے ہم اس کا حق ادا نہیں کر سکیں گے۔

جہاں تک بیرون ربوہ کی خدمات کا تعلق ہے وہ بھی بہت اہم ہے کیونکہ بہت سارے کاموں کے شعبے ایسے ہیں جن میں ربوہ کے کارکنان مہیا نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام اتنے تیزی سے پھیل رہے ہیں اور آنے والوں کی تعداد مقامی آبادی کی نسبت سے اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ اب یہ ممکن نہیں ہے کہ ربوہ کے کارکنان ہر قسم کی خدمات خود ہی کر سکیں اس لئے ہمیشہ سے تو نہیں لیکن اب چند سالوں سے بیرون ربوہ کارکنان بھی اپنے آپ کو خدمات کے لئے پیش کرتے ہیں انصار بھی اور خدام بھی۔ تو انہیں میں مطلع کر رہا ہوں کہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے یہ خطبہ سنتے ہی جلد از جلد اپنے نام بھجوانا شروع کر دیں۔ اندازہ ہے کہ سات سو بیرونی کارکنان کی ضرورت ہوگی لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ اگر جلسہ پر آنے والوں کی تعداد اسی نسبت سے بڑھے جس طرح ہر سال کم و بیش بڑھتی ہے اور اگر اس نسبت میں اضافہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اچانک اس تعداد کو بڑھائے تو پھر مزید کارکنوں کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اس لئے اگر سات سو کی ضرورت ہے تو ہمیں ہزار پر تسلی پانی چاہئے۔ لہذا انتظامیہ یہ کوشش کرے کہ ہزار بیرونی کارکنان کی فہرستیں مکمل ہو چکی ہوں اور ان کے کام بھی معین ہو چکے ہوں۔

ایک حصہ گھروں کو آرام دہ بنانے سے متعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو ابھی سے صفائیاں شروع ہو جانی چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی مرمتیں بھی شروع ہو جائیں۔ ہر انسان اپنی توفیق کے مطابق مرمتیں کرتا ہی رہتا ہے لیکن مرمت کا یہ موقع سب سے اچھا ہے کیونکہ اس میں آپ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خاطر مرمت کریں گے اور آپ کی یہ مرمت عبادت بھی بن جائے گی۔ آپ کے گھر کی بھی مرمت ہو رہی ہوگی اور ساتھ ہی آپ کے دل اور روح کی بھی مرمت ہو رہی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس میں بھی برکت بخش رہا ہوگا۔

پس اس لئے اس نیت سے مرمت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر آنے والے مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بھی کہلاتے ہیں ان کے لئے زیادہ سے زیادہ آرام مہیا ہو۔

اس سلسلہ میں بسا اوقات جو دقتیں پیش آتی ہیں ان میں سے ایک بستروں کی کمی ہے۔

بعض دفعہ مہمان بار بار بتانے کے باوجود سفر کی دقتوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اپنے بستر لے کر نہیں آتے اور یہ ناممکن ہے کہ ایک خاص تعداد سے زیادہ آنے والوں کو بستر مہیا کئے جاسکیں۔ تو اس کے لئے چند سال پہلے میں نے ایک گھر میں ایک بڑی اچھی ترکیب دیکھی تھی۔ بستر بنانے کی وہ بڑی سادہ سی ترکیب ہے اگر اسے اختیار کیا جائے تو وقتی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پرانی کھاد کی بوریاں دھو کر اس سے غلاف بنا لئے اور ان میں پرالی بھر دی اور ان کو اوپر نیچے سے ٹیک کر کے ایک طرف رکھ لیا اور جب ان کے مہمان آئے جن کے پاس بستر وغیرہ نہیں تھے تو ان کو اس کی توشکیں دے دیں اور جو زائد توشکیں ہوں وہ اوپر لینے کے کام آ جاتی ہیں۔ چنانچہ اس طرح ڈبل بستر بن گئے۔ میں نے جب ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نہایت ہی کامیاب تجربہ ہے، گرم بھی بہت رہتا ہے اور نرم بھی ہے۔ اس توشک کو دیکھ کر مہمان بہت خوش ہوئے۔ تو بہت سستی توشک بن جاتی ہے روئی خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرالی آپ کو مفت میں مل جائے گی اور بیویاں بچے اور بیٹیاں مل کر دو دو ٹانکے لگا کر توشکیں بنالیں اور اس کے بعد پھر آپ کو رکھنے میں بھی آرام ہے۔ اسے خالی کیا اور اگر کوئی گائے بکری وغیرہ ہے تو توشک کا اندرونی حصہ (پرالی) اسے کھلا دیں اور باہر والا حصہ (غلاف) دھو کر تہہ کر کے رکھ لیں تو آپ کی یہ توشکیں بہت چھوٹی سی جگہ میں آجائیں گی۔

پس اس طرح کی ترکیبیں سوچ کر مہمانوں کے لئے اور بھی آسائش کا انتظام کریں۔ غسل خانے اور لیٹرینز کی دقت کے سلسلہ میں میں نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی میزبان یہ ارادہ کرے کہ میں نے کچھ کرنا ہے تو بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں ایسی ہیں جن کے خریدنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر انسان فیصلہ اور ارادہ کر لے تو اکثر تو آسانی سے انتظام ہو جاتا ہے۔ غسل خانے بنانے کا تو وقت ہی نہیں ہے، اس کے لئے خرچ کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے لیکن وقتی غسل خانے آسانی سے بنائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ہم نے اپنے گھروں میں بھی دیکھا ہے شروع شروع میں ہم نے اس طرح کے غسلخانے بنائے تھے کہ باہر اینٹوں کا ایک تھڑا سا بنا لیا اس کے اوپر مٹی کے مٹکے رکھ دیں اور ان میں پانی بھر دیں یا اگر توفیق ہو تو گرم پانی کا بھی ساتھ ہی انتظام کر دیں۔ ایک چھوٹا سا ڈرم رکھ کر اس میں آگ جلا دی جائے تاکہ جس نے بھی پانی گرم کرنا ہو تھوڑا سا پانی مٹکے سے لیا اور تھوڑا سا وہاں سے لے لیا۔ پھر یہ بھی کہ باتھ روم کی دیوار کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شیشے لگا دیں اور اگر چلمچی نہیں بنائی

جاسکتی تو بیٹھنے کا انتظام کردیں کہ مہمان نیچے بیٹھ کر چھوٹی چھوٹی پیڑھیوں پر اپنا شیو بناسکیں یا جس نے ڈاڑھی بنانی ہے وہ ڈاڑھی بنائے۔مگر شیشے اور پانی ہونا چاہئے کہ یہ سب سے بڑی ضرورت ہے۔

عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک غسل خانہ کافی ہے لیکن ایک کافی نہیں ہوتا۔ جہاں غسل خانے کے لئے اسّی آدمیوں کی لائن لگ جائے۔آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اس طرح کتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔اسی طرح عارضی طور پر چھوٹے چھوٹے Toilets بھی بنائے جاسکتے ہیں۔جگہ جگہ بور کرواکر پردہ کا انتظام ہو جائے تو معمولی بات ہے اتنا بڑا خرچ نہیں ہے بہرحال اس سلسلہ میں جلسہ سالانہ کا انتظام بھی مدد کرتا ہے۔پس گھروں میں Toilets اور لیٹرینز بڑھانے کی ضرورت ہے اور جہاں تک ممکن ہے زیادہ انتظام کیا جائے۔سجاوٹ بھی زندگی کا ایک حصہ ہے۔قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اپنی زینت لے کر جایا کرو۔(الاعراف:۳۲)اصل زینت تو وہ اندرونی سجاوٹ ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں لیکن ظاہری سجاوٹ اور ظاہری زینت بھی سنت ہے اور آنحضرت ﷺ خود بھی صاف ستھرے اور پاکیزہ اور زینت اختیار کرنے والے تھے اور آپ کے صحابہؓ بھی جہاں تک توفیق تھی ایسا ہی کرتے تھے۔

پس گھروں کی زینت بھی مہمان نوازی کا ایک حصہ ہوتی ہے۔اس میں بعض محلے اگر چاہیں تو ایک رنگ اختیار کرسکتے ہیں۔رنگ اکٹھا منگوالیا جائے جو سستا رہے گا اور پھر بعض محلے ایک خاص رنگ کا پیٹرن بناسکتے ہیں کہ ہمارے محلّہ کی سڑک کی طرف سے نظر آنے والی دیواروں کا یہ رنگ ہوگا اور دروازوں کا یہ رنگ ہوگا۔اگر تخمینے تیار کئے جائیں تو بہت معمولی خرچ پر یونیفارمیٹی آجائے گی اور ایک ہی رنگ میں بعض محلے اچھے بھی لگیں گے اور یہ نظارہ دیکھ کر اہل محلّہ کو بڑا لطف آئے گا۔یہ صرف مہمانوں کے لئے نہیں بلکہ ان کے اپنے بھی کام آنے والی چیز ہے۔

سجاوٹ سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔پہلے کی نسبت زندگی زیادہ آسان ہوجاتی ہے اور پھر اسی گھر میں زیادہ لطف آنے لگتا ہے جہاں زینت ہو۔زینت کے لئے ضروری نہیں کہ لاکھوں یا کروڑوں روپے کا انتظار کیا جائے۔غریبانہ زینت بھی ہوتی ہے اس لئے سلیقہ چاہئے۔ارادہ ہو تو زینت اختیار کرنا اتنا مشکل کام نہیں۔اگر صحنوں اور گلیوں کی صفائی ہوگی تو زینت بھی ہوگی، یہ تو نہیں ہوسکتا کہ اوپر سجاوٹ ہو اور نیچے گند ہو۔

میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ صحنوں اور گلیوں کی صفائی کا پہلے انتظام کیا جائے۔ ان دونوں کو میں بریکٹ کرر ہا ہوں کیونکہ بعض دفعہ صحن کی صفائی کا مطلب ہوتا ہے گلیوں کا گند اور گلیوں کی صفائی کا مطلب ہے کہ گھر میں گند پڑا رہے۔ یہ دونوں چیزیں نہیں ہونی چاہئیں۔ دونوں کو بیک وقت پیش نظر رکھ کر اپنا لائحہ عمل تجویز کریں۔ صحنوں کا گند گلیوں کا گند نہیں بننا چاہئے اور گلیاں اس لئے نہیں صاف ہونی چاہئیں کہ آپ کے صحن گندے رہتے ہیں۔ دونوں چیزیں بیک وقت صاف کرنے کے لئے آپ کو صرف اپنے ذرائع پر انحصار نہیں کرنا بلکہ انتظامیہ کو لازماً اس میں آپ سے تعاون کرنا ہوگا۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، صدران محلہ کی کمیٹیاں بنیں اور ان باتوں کا خیال کریں کہ وہ لوگ جو گند باہر پھینکیں گے انہیں کیا کرنا چاہئے اور اس گند کو وقت پر وہاں سے دور کرنے کے لئے کیا انتظام ہونا چاہئے۔ وہ گندی نالیاں جن میں اندھیرے میں مسافروں کے پاؤں پڑ جاتے ہیں اور ان کے کپڑے گندے ہو جاتے ہیں ان کے لئے کیا صورت بنانی چاہئے۔ کوئی راہ گزر بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جہاں مسافر کے لئے کوئی خطرہ ہو۔ **اماطة الاذى** ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا۔ باب فضل المنیحۃ) ہر تکلیف دہ چیز کو ہم نے اپنی گلیوں وغیرہ سے دور کرنا ہے۔

اسی طرح بازاروں میں صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ بازاروں میں دوکانداروں کا یہ رجحان ہوتا ہے کہ وہ ایسے موقعوں پر جہاں بکری بڑھنے کا امکان ہو سجاوٹ کرتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ اپنی دکانیں سجا کر اپنے گند باہر پھینک رہے ہوتے ہیں اس لئے وہاں بھی ان دونوں چیزوں کو اکٹھا رکھنا ہے۔ دوکان کی سجاوٹ بازار کی تکلیف میں منتقل نہ ہو جائے اور دکان کی وسعت بازار کی تنگی میں منتقل نہ ہو جائے۔

پس یہ دو تکلیفیں ہیں جو عموماً ایسے موقعوں پر پیش آ جاتی ہیں تو اس کے لئے انتظامیہ کو مستعد ہونا چاہئے کہ تھڑے بڑھتے بڑھتے گلیوں کو نہ روک لیں اور بازاروں میں چلنا مشکل ہو جائے۔ لہٰذا جہاں تک بھی ممکن ہو سڑکوں وغیرہ کی صفائی ضرور کی جائے۔

ہمارا ایک شعبہ مکھی مار اور مچھر مار ہے۔ میں نے اس کا انچارج ڈاکٹر عمر دین صاحب کو بنایا تھا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کرتے رہے ہیں۔ دوائیاں بھی مل گئی ہیں لیکن اب بھی کہیں مکھی نظر آ جاتی ہے تو جلسہ سے پہلے اس کے لئے سپیشل سکیم بنانے کی ضرورت ہے۔ مکھی کا بالکل قلع قمع

کر دینا چاہئے۔ مچھر کے لئے دوائیاں انہیں مل سکی ہیں یا نہیں اس کا تو علم نہیں لیکن مکھی کے لئے تو وافر مقدار میں دوائی آ چکی ہے۔ اسے چھوٹے چھوٹے پیکٹوں میں بند کر کے گھروں میں تقسیم کریں۔ صدران محلّہ یا خدام کی معرفت یا پھر کارکنان کے ذریعہ بازاروں میں اس کی عام Application کا انتظام کیا جائے۔ مساجد میں جہاں جوتیاں رکھی جاتی ہیں ان کے پاس اگر بوریاں بھگو کر رکھ دی جائیں تو مکھیاں اس کی طرف مائل ہو جاتی ہیں کیونکہ اس میں سے ایک خاص بو بھی نکلتی ہے جو مکھی کو کھینچتی ہے۔ اسی طرح کھڑکیوں اور دہلیزوں وغیرہ پر رکھوانے کا انتظام کیا جائے۔ اس کے علاوہ پبلک گندگی کے جو اسٹور بنے ہوئے ہیں ان پر بھی چھڑکاؤ کا انتظام کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تھوڑے عرصہ میں مکھی کا تقریباً قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے تین حصوں میں تیاری کرنی چاہئے ایک Application ابھی ہو جائے، پھر جلسہ کے قریب لیکن اتنا بھی قریب نہ ہو کہ مکھی کھانے میں مرنا شروع ہو کیونکہ جب وقت تھوڑا رہ جائے تو اس وقت ابھی دوائی تازہ ہوتی ہے اور اگر مکھیاں بچی ہوئی ہوں تو وہ اس پر بیٹھ کر مرتی نہیں بلکہ بعض دفعہ کمزور ہو جاتی ہیں تو پھر سالن یا دودھ میں گر کر جان دے دیتی ہیں تو اس طرح کافی گند پڑتا ہے۔ پس جلسہ سے پہلے ضروری ہے کہ جو مکھی مارنی ہے وہ پہلے سے مار چکے ہوں۔ پھر تیسرا مرحلہ جلسہ کے معاً بعد کیونکہ کچھ نہ کچھ بچی ہوئی مکھیاں جلسہ کی غذا پر خوب نشو ونما پاتی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ جلسہ کے فوراً بعد انتظام کر دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ ایک ایسا شہر بن جائے گا جو مکھی سے پاک ہوگا اور اس لحاظ سے خدا کے فضل سے مشرق میں ایک نمونہ کا شہر ہوگا۔

جہاں تک انتظامیہ کے کاموں کا تعلق ہے انہیں جو کام عارضی طور پر کرنے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو کمیٹی کے تعاون اور اجازت کے ساتھ (جہاں اجازت اور تعاون ضروری ہو) سڑکوں پر راہنمائی کے لئے بورڈ آویزاں کئے جائیں اور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مختلف جگہوں کی اچھی طرح راہنمائی ہو جن میں آنے والے دلچسپی رکھتے ہیں اور اسی طرح سڑکوں کے چھوٹے چھوٹے نقشے بنا کر بورڈوں کے اوپر یا نیچے آویزاں کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض کام مستقل نوعیت کے ہیں جیسے پبلک Toilets اور لیٹرینز وغیرہ کا انتظام ہے۔ ہمارے ملک میں یہ ایک بڑی کمزوری ہے۔ نہ صرف ہمارے بلکہ مشرق کے بہت

سارے ملکوں میں کہ اس طرف توجہ نہیں کرتے یہاں تک کہ بعض بڑے بڑے شہروں میں بھی کوئی انتظام نہیں ہوا کرتا تھا۔ اگر کوئی بازار وغیرہ چلا جاتا تو اس بیچارے کی حالت خراب ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ایک پرانے بڑھے نے بتایا کہ میں لاہور دیکھنے گیا تو قید ہو گیا۔ میرا جرم صرف یہ تھا کہ مجھے پیشاب آ گیا اور کوئی جگہ نہیں ملتی تھی۔ اس زمانہ میں مال روڈ کو ٹھنڈی سڑک کہتے تھے اس پر میں ہر طرف بہت دوڑا مگر مجھے کوئی جگہ نہ ملی۔ پھر میں وہیں ایک طرف بیٹھ گیا تو پولیس نے مجھے پکڑ لیا اور تھانے پہنچا دیا کہ تم نے جگہ گندی کی ہے۔ تو جو لوگ صفائی چاہتے ہیں اور جگہ گندی نہیں کروانا چاہتے وہ اس کا انتظام بھی تو کیا کرتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ میلوں میل شہر ہو اس میں ایک بھی Toilets نہ ہو اور توقع آپ یہ رکھیں کہ باہر سے آنے والے باہر جا کر ہی فارغ ہوں۔

اہل ربوہ کو بہت زیادہ پبلک سہولتوں کی ضرورت ہے کیونکہ بڑی کثرت سے بار بار لوگ یہاں آتے ہیں اور یوں بھی ہر ہفتہ ہی آنے والے لوگوں کا ہجوم خلائق لگا ہی رہتا ہے تو جہاں پبلک Conveniences کی ضرورت ہے اس کے لئے تو ایک لمبی پلاننگ کرنی پڑے گی اور صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ کو مدنظر رکھ کر یہ منصوبہ بنانا چاہئے اور اس کے کچھ ضروری حصوں کو ہر سال مکمل کرتے رہنا چاہئے اور اس سال بھی کوشش کرنی چاہئے کہ معیاری غسل خانے، ان کی صفائی کا انتظام اور پھر جن لوگوں کو غسل خانہ استعمال کرنے کا طریق نہ آتا ہو انہیں سمجھانے والا کارکن بھی ڈیوٹی پر ہو۔ ایسے سیٹ بعض ضروری جگہوں پر بن جائیں جلسہ سالانہ کے قریب بھی اور بازاروں میں بھی بعض جگہ ایسے سیٹ بنائے جائیں۔ اب چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اگر مستقل نہ ہو سکے تو کچھ عارضی ہی سہی لیکن کوشش یہی کریں کہ ایک مہینہ کے اندر اندر اچھی اور مستقل قسم کی لیٹرینز اور Toilets وغیرہ بن سکیں تو وہ بنائے جائیں۔

پس یہ تو عمومی باتیں ہیں جو میں نے کہنا تھیں۔ ان میں سے ایک حصہ جو بیان ہونے سے رہ گیا ہے وہ مہمان کی خوراک سے متعلق ہے۔ اگرچہ جلسہ کی طرف سے مہمان کی خوراک کا انتظام ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں تک بس چل رہا ہے انتظامیہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ خوراک کے انتظام میں بہتری ہو۔ مشینوں میں جو روٹی پکتی ہے اس کی وجہ سے کچھ دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ کسی جگہ سے روٹی جل جاتی ہے یا کچی رہ جاتی ہے اسے بھی بہتر بنانے کی کوشش ہو رہی ہے

اور یہ سارا کام سارے کا سارا خودکار (Completely Automatic) بنانے کی کوشش ہو رہی ہے اور تجربہ بھی کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس سال اسے بہت سارے لنگروں میں داخل کر دیا جائے گا اور آہستہ آہستہ ہم پیڑے والیوں اور روٹی والیوں کی خدمات سے مستغنی ہوتے چلے جائیں گے۔ روٹی کی کوالٹی میں بہت بڑی خرابی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ پیڑے بنانے والی کوئی موٹا اور کوئی پتلا بنا رہی ہے جبکہ مشین میں ایک آنچ رکھی ہوئی ہے۔ کہیں سے زیادہ وزنی روٹی اور کہیں سے کم وزنی روٹی گزر رہی ہے اس سے کہیں روٹی جل جاتی ہے اور کہیں سے کچی رہ جاتی ہے۔ تو یہ ساری دقتیں آٹومیشن (Automation) کے ذریعہ دور ہو سکتی ہیں جب خودکار مشینیں کام کریں گی جو پیڑا بھی بنا رہی ہوں اور روٹی کو شکل بھی دے رہی ہوں تو انشاء اللہ یہ ساری دقتیں دور ہو جائیں گی۔

مجھے ایک امکان نظر آ رہا ہے خطرہ کہنے لگا تھا خطرہ تو نہیں امکان ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر مہمان زیادہ آ جائیں تو ہو سکتا ہے کہ موجودہ انتظام ناکافی ہو۔ ایسی صورت میں ہمیں گھروں میں کچھ زائد انتظامات کے ساتھ تیار رہنا چاہئے۔ ایسے گھر جنہیں خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ پہلے بھی کوشش کرتے ہیں کچھ مہمانوں کا بوجھ وہ خود ہی اٹھاتے ہیں اور صرف ایک حصہ ہے جو لنگر خانہ کی طرف منتقل ہوتا ہے مگر اس کے علاوہ بھی احتیاطاً تیار رہنا چاہئے کہ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ آپ نے اپنے مہمانوں کو تین یا چار وقت کا کھانا خود دینا ہے تو وہ اس کے لئے راشن پہلے سے تیار رکھیں اور یہ سسٹم بھی بنا کر رکھیں کہ کس طرح سے روٹی مہیا کی جائے گی۔ ایسی صورت میں مہمانوں کو بھی خدمت میں بے تکلفی سے اپنے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے۔ پاکستان سے جو لوگ انگلستان وغیرہ جاتے ہیں تو ایسے ملکوں میں بڑی خوشی سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اور آپس میں مل جل کر بھائی بہنوں کی طرح گزارہ کرتے ہیں۔

پس آنے والے بھی ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہو کر آئیں کہ اگر کسی گھر میں ان کی خدمات کی ضرورت ہو روٹی پکانے، سالن بنانے کے سلسلہ میں یا پھر برتن دھونے کے معاملہ میں تو وہ سارے مل کر گزارہ کریں گے۔

جہاں تک راشن کا تعلق ہے وہ آپ چند دنوں کا زائد رکھ لیں۔ آپ خدا تعالیٰ کی خاطر جو راشن زائد خریدیں گے وہ آپ کے باقی راشن میں برکت دے گا اور سارے سال کے خرچ میں

زیادتی نہیں ہوگی بلکہ آپ دیکھیں گے کہ کمی آئے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دینے کے ڈھنگ بڑے نرالے ہیں۔ برکتیں بھی حیرت انگیز طریق سے عطا فرماتا ہے اور یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے۔ یہ کوئی فرضی قصہ نہیں ہے۔ پس اس دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ذاتی مہمان نوازی کا خاص طور پر انتظام کریں۔

آخری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہوں گا وہ دعا ہے۔ دعا کے ذریعہ مدد مانگیں۔ مشکلات کے بہت سے ایسے مواقع ہوتے ہیں جن پر آپ جتنا مرضی منصوبہ بنائیں اور تفصیل سے سوچیں ان تک آپ کی نگاہ جاتی ہی نہیں، وہ تو اچانک پیدا ہونے والے بعض واقعات اور حادثات ہیں جو دنیا کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں۔

پس دعا ہی ہے جو آپ کے روزمرہ کے منصوبوں میں بھی برکت دیتی ہے اور ان اتفاقی حادثات کے شر سے بھی آپ کو محفوظ رکھتی ہے، آپ کے حوصلوں کو بھی وسعت دیتی ہے، آپ کی قوتِ عمل کو بھی وسعت دیتی ہے اور آپ کی کوششوں کو بہتر پھل لگاتی ہے اس لئے ابھی سے خاص طور پر جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دعائیں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے حافظ و ناصر ہو اور ہمیں نہایت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ محبت کے اسلامی ماحول میں آنے والے مہمانوں کی بہترین خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶؍نومبر ۱۹۸۳ء)